نمازوں کی پابندی کو حق مہر مقرر کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13055 تاریخ:21-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شادی میں مہر کی جگہ یوں طے کیا جاسکتا ہے کہ شوہر جب تک حیات رہے گا، نمازوں کی پابندی کرے گا اور کبھی کوئی نماز قضا نہیں کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مہر کا مالِ متقوّم (قیمتی مال) ہونا ضروری ہے۔ جو چیز مالِ متقوم نہ ہو، وہ مہر نہیں بن سکتی، لہٰذا نماز کی پابندی کرنے یا قضا نہ کرنے کو مہر کے طور پر ذکر کرنا درست نہیں کہ یہ تو سرے سے مال ہی نہیں، چہ جائیکہ متقوم ہو۔ نیز اگر مہر مقرر کیا گیا تھا اور مہر کی کم سے کم مقدار 10 درہم یعنی 2 تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس سے زیادہ کی مالیت کی تھی اور نماز والی بات بھی بیان کر دی گئی، تو مہر وہی ہوا جو مالی طور پر مقرر کیا گیا اور اگر مالی طور پر سرے سے مہر مقرر ہی نہیں کیا گیا یا 10 درہم سے کم مالیت کا تھا، تو ایسی صورت میں مرد پر مہرِ مثل واجب ہو گا۔ مہرِ مثل سے مراد والد کی طرف سے جو عورت کا خاندان ہے، اس خاندان کی اس جیسی عورتوں (مثلاً: بہن، پھوپھی، چچازاد بہنوں) کا نکاح میں جو مہر مقرر ہوا وہی مہر اس عورت کے لیے مہرِ مثل ہو گا۔

واضح رہے کہ پابندی کے ساتھ نماز کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے اور جان بوجھ کر نمازیں

قضا کرنا یا نماز کا وقت گزار کر ادا کرنا سخت ناجائز و گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ اُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے، تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو۔" (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 24)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیراتِ احمدیہ و تفسیرِ نسفی میں ہے: "فيه دليل على ان النكاح لا يكون الا بمهر وانه يجب وان لم يسم وان غير المال لا يصلح مهرا" یعنی اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح مہر کے ساتھ ہی ہو گا اور مہر واجب ہو گا اگرچہ بیان نہ کیا جائے اور غیرِ مال مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (تفسیرِ نسفی، جلد 1، صفحہ 348، بیروت)

مبسوط میں ہے: "اشتراط صفة المالية فى الصداق ثابت بالنص وهو قوله تعالىٰ: ﴿ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ ﴾ یعنی مہر میں صفتِ مالیت کا شرط ہونا نص سے ثابت ہے اور وہ نص اللہ پاک کا فرمان ہے: کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔ (المبسوط، جلد 5، صفحہ 106، مطبوعہ بیروت)

درر الحکام میں ہے: "أن المشروع هو الابتغاء بالمال المتقوم والتعليم ليس بمال فضلا عن التقوم" یعنی مشروع مالِ متقوم کے ذریعہ تلاش کرنا ہے اور تعلیم تو مال ہی نہیں چہ جائیکہ متقوم ہو۔
(درر الحکام، جلد 1، صفحہ 342، مطبوعہ بیروت)

مہر کی مقدار کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "اقل المهر عشرة دراهم مضروبة او غير مضروبة۔۔۔ وغير الدراهم يقوم مقامها باعتبار القيمة وقت العقد فى ظاهر الرواية" مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے خواہ یہ ڈھلے ہوئے ہوں یا بغیر ڈھلے ہوئے اور درہم کے علاوہ کوئی چیز ہو، تو ظاہر الروایہ کے مطابق نکاح کے وقت قیمت کے اعتبار سے ان دراہم کے قائم مقام ہو گی۔
(فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 302، مطبوعہ بیروت)

فقیہِ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے، لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنے کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہو سکتا ہے، اس سے کم نہیں ہو سکتا۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ712، شبیر برادرز، لاھور)

ردالمحتار میں ہے:"یجب مھر المثل فیما لو تزوجھا علی ان یعلمھا القرآن او نحوہ من الطاعات لان المسمی لیس بمال "یعنی اگر عورت سے تعلیمِ قرآن دینے یا اس جیسے کسی نیک کام پر نکاح کیا تو مہرِ مثل واجب ہو گا، کیونکہ جو چیز بیان کی گئی وہ مال نہیں ہے۔

(ردالمحتار، جلد3، صفحہ107، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جو چیز مالِ متقوم نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہرِ مثل واجب ہو گا، مثلاً: مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علمِ دین پڑھا دے گا یا حج و عمرہ کرا دے گا۔"

(بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ65، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مہرِ مثل کے متعلق صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:" عورت کے خاندان کی اُس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اُس کے لیے مہر مثل ہے، مثلاً: اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔"

(بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ71، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

05 ربیع الثانی 1445ھ/21 اکتوبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے